قیامت کی
علامات

21-August-2024

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(for Islamic Sisters)

مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے اِس بیان کو کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَؕ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰى عَلَیَّ مِاءَةً كَتَبَ اللّٰهُ بَیْنَ عَیْنَیْهِ بَرَاءَةً مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةً مِّنَ النَّارِ وَاَسْكَنَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَعَ الشُّهَدَاءِ

یعنی جس نے مجھ پر سو(100)مرتبہ دُرودِپاک پڑھا اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے قِیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔(مجمع الزوائد،کتاب الادعیة،باب الصلاة علی النبی... الخ، ۱۰/۲۵۳، حدیث:۱۷۲۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سُننے کی نیتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو!حُصولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔فَرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر

ہے۔(معجم کبیر،6/185،حدیث:5942)

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔لہٰذا اپنے حسبِ حال اچھی اچھی نیتیں فرمالیجئے!مثلاً:☆رضائے الٰہی کیلئے باادب بیٹھ کر توجہ کے ساتھ بیان سنوں گی۔☆بیان سن کر اس پر عمل بھی کروں گی۔ ☆ اجتماع کے بعد آگے بڑھ کر اسلامی بہنوں سے سلام و مصافحہ کروں گی۔☆دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔اِن شاءَ اللہُ الکریم

نوٹ:نہ بیان ریکارڈ کرنے کی اجازت ہے نہ ہی کسی قسم کی آواز۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! **قیامت پر ایمان** رکھنا بہت ضروری ہے،کیونکہ یہ عقیدہ مسلمان کے **بنیادی عقائد** اور **ضروریاتِ دِین** سے ہے۔ضروریاتِ دِین اسلام کے وہ اَحکام ہیں، جن کو ہر خاص و عام جانتے ہوں، جیسے اللہ پاک کی وَحدانیّت (یعنی اُس کا ایک ہونا)، انبیائے کرام عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی نُبُوَّت، نَماز، روزے، حج، جنت، دوزخ، قِیامت میں اُٹھایا جانا، حساب و کتاب وغیرہ۔اِن پر ایمان لائے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا۔

قرآنِ کریم میں قِیامت کو مختلف ناموں سے بیان کیا گیا ہے، قیامت کے تقریباً 100 سے زائد نام ہیں، آیئے! اِن میں سے چند نام سنتی ہیں:

❁......یَوْمِ قَضَاء فیصلے کا دن۔❁......یَوْمِ وَزْن نامۂ اعمال تولنے کا دن۔❁......یَوْمِ مَشْهُوْد حاضری کا دن۔❁......یَوْمِ خِزْی بعض لوگوں کے لئے ذِلّت کا دن۔❁......یَوْمِ مُحَاسَبَة حساب کا دن ❁......یَوْمِ حَسَرَات پچھتاوے کا دن۔❁......یَوْمِ عَقِیْم سخت دن۔❁......یَوْمِ حَشْر جمع ہونے کا دن

❁......یَوْمِ فَزَع گھبراہٹ کا دن۔ ❁......یَوْمِ بَعْث قبروں سے دوبارہ اُٹھنے کا دن۔ ❁......یَوْمِ فَتْحِ نامۂ اَعمال کھلنے کا دن۔ ❁......یَوْمِ مِیْعَاد وعدے کا دن۔ ❁......یَوْمِ صَیْحَۃ زلزلے کا دن (چنگھاڑ کا دن)۔ ❁......یَوْمِ زَجْر جھڑک کا دن۔ ❁......یَوْمِ حِساب حساب کا دن۔ ❁......یَوْمِ تَلَاق ملاقات کا دن۔ ❁......یَوْمِ تَنَاد پکار کا دن۔ ❁......یَوْم جَمْع جمع ہونے کا دن۔ ❁......یَوْمِ تَغَابُن ہار کا دن۔ ❁......یَوْمِ فَصْل فیصلے یا جدائی وامتیاز کا دن۔ وغیرہ

قیامت کب آئے گی؟

قیامت کب آئے گی؟ اِس کا حقیقی عِلْم تو اللہ پاک اور اللہ پاک کی عطا سے اُس کے حبیب، طبیبوں کے طبیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ہے، لیکن قرآنِ کریم اور اَحادیثِ مبارکہ میں قِیامت قائم ہونے کی کئی علامات بیان فرمائی گئی ہیں، اِن علامات کا ظاہر ہونا قیامت کے جلد آنے کی نشاندہی کرتا ہے، آج کے بیان میں ہم **قِیامت کی علامات** کے بارے میں سُنیں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ مکمل سُننا نصیب ہو جائے۔ آیئے! سب سے پہلے ایک حدیثِ پاک سنتی ہیں، چنانچہ

جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ مصطفےٰ میں

حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ایک دن ہم نبیِّ کریم، رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بیٹھے تھے کہ اچانک بالکل سفید لباس اور نہایت کالے بالوں والا ایک شخص آیا، اُس پر نہ کوئی سفر کا اثر تھا اور نہ ہی ہم میں سے کوئی اُسے پہچانتا تھا۔ وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس آکر بیٹھ گیا اور اُس نے اپنے گھٹنے رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک گھٹنوں سے مِلا کر

اپنے ہاتھ زانو پر رکھ دیئے اور کہنے لگا: اے محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! مجھے اسلام کے بارے میں بتایئے ؟ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اِسلام یہ ہے کہ تُو اِس بات کی گواہی دے کہ اللہ پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کے رسول ہیں، تُو نماز قائم کرے، زکوٰۃ دے، رَمَضان کے روزے رکھے اور طاقت ہو تو کعبۃُ اللہ کا حج کرے۔ اُس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ ہمیں اِس پر تَعَجُّب ہوا کہ خود ہی سُوال کرتا ہے اور پھر خود ہی تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر اُس نے کہا: مجھے ایمان کے بارے میں بتایئے ؟ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تُو اللہ پاک، اُس کے فرشتوں، اُس کی کتابوں، اُس کے رسولوں، آخرت اور تقدیر کے اچھے و بُرے ہونے پر ایمان لائے۔ اُس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اُس نے کہا: مجھے احسان کے بارے میں بتایئے ؟ اُمّت پر مہربان، دوجہاں کے سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: تُو اللہ پاک کی عبادت اِس طرح کرے گویا تُو اُسے دیکھ رہا ہے، اگر تُو اُسے نہیں دیکھ سکتا تو وہ تجھے دیکھ ہی رہا ہے۔ پھر اُس نے عرض کی: مجھے قیامت کے بارے میں بتایئے ؟ فرمایا: جس سے قیامت کے بارے میں پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ عرض کی: **قیامت کی نشانیاں** ہی بتا دیجئے۔ فرمایا: لونڈی اپنے مالک کو پیدا کرے گی۔ تم دیکھو گے کہ ننگے پاؤں، ننگے جسم، مُفلس اور بکریاں چَرانے والے بلند و بالا گھروں کی تعمیرات میں ایک دوسرے پر فخر کرتے ہوں گے۔ پھر وہ شخص چلا گیا، (حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں:) میں کچھ دیر رُکا رہا، پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے عمر! جانتے ہو وہ سائل کون تھا؟ میں نے کہا: اللہ پاک اور اُس کا رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: وہ حضرت جبرائیل تھے جو تمہیں تمہارا دِین

سکھانے آئے تھے۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان... الخ، ص ۳۳، حدیث: ۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنوں! بیان کردہ حدیثِ پاک میں سیکھنے کے لیے بہت کچھ ہے۔ آیئے! اِس حدیثِ پاک سے حاصل ہونے والی چند باتیں سنتی ہیں:

پہلی بات جو سیکھنے کو ملی وہ یہ ہے کہ ہم جانتی ہیں کہ حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نوری مخلوق یعنی فرشتہ ہیں، بلکہ تمام نوری فرشتوں کے بھی سردار ہیں۔ مسلم شریف کی حدیثِ پاک میں ہے: رسولِ کریم، رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک نے فرشتوں کو نور سے پیدا فرمایا ہے۔ (مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب فی احادیث متفرقۃ، ص ۱۲۲۱، حدیث: ۷۴۹۵)

معلوم ہوا! حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بھی نور سے پیدا کئے گئے ہیں، نور ہونے کے باوجود حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام بَشَر (آدمی) بن کر ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اِس طرح کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی اُنہیں نہ پہچان سکے، اِس سے معلوم ہوا! جب حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نوری مخلوق ہونے کے باوجود بَشَر بن کر دنیا میں آئے ہیں تو ہمارے پیارے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی نور ہونے کے باوجود بَشَر بن کر دنیا میں تشریف لائے ہیں۔

حضرت جابِر بن عبدُ اللہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کہتے ہیں، میں نے عرض کی: ''یا رَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! میرے ماں باپ حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر قربان! مجھے بتایئے کہ سب سے پہلے اللہ پاک نے کیا چیز بنائی؟'' فرمایا: ''اے جابر! بے شک بِالیقین، اللہ پاک نے **تمام مخلوقات سے پہلے** تیرے

نبی(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔ ”(فتاویٰ رضویہ،۳۰/۶۵۸،الجزءُ المفقود مِن الجزء الاوّل مِنَ المُصَنَّف لِعبد الرّزّاق، ص ۶۳، حدیث:۱۸)

عقیدہ: بے شک سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات نورٌ علیٰ نور ہے مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بَشَری صورت بھی عنایت ہوئی، جیساکہ

پارہ 16 سُوْرَۃُ الْکَھْف کی آیت نمبر 110 میں اِرشادِ پاک ہے:

قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (پ۱۶، الکھف:۱۱۰)

ترجَمۂ کنز العرفان: تم فرماؤ: میں (ظاہراً) تمہاری طرح ایک بَشَر ہوں

یاد رہے! سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بَشَرِیَّتِ مبارَکہ کا اِنکار کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۴/۳۵۸ ملخصًا)

وضاحت: نبیِّ بے مثال، سیدہ آمِنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عام انسانوں کی طرح بَشَر نہیں بلکہ **اَفْضَلُ الْبَشَر** ہیں۔ بَشَرِیَّت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بَشَرِیَّت کو نوازا، خود اِرشاد فرماتے ہیں: اَیُّکُمْ مِثْلِی تم میں سے کون میری مثل ہے؟۔ (بخاری، کتاب الصوم، باب التنکیل لمن اکثر الوصال، ۱/۶۴۶، حدیث:۱۹۶۵)

نورِ مصطفٰی کی شان: حدیثِ نور کے تحت شرح زُرقانی میں لکھا ہے: یہ جو اِرشاد فرمایا: تیرے نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔ یہ نورِ نبی کی عظمت اور اُس کے انوکھا ہونے کا اِظہار ہے۔ (شرح زرقانی، المقصد الاول، ۱/۹۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

باادب بانصیب

پیاری اسلامی بہنو! ایک اہم بات جو اِس حدیثِ پاک سے ہمیں معلوم ہوئی وہ یہ ہے کہ حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کو معلوم تھا کہ رسولِ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کی عطا سے غیب جانتے ہیں اور یہ بات بھی جانتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی۔ یہی وجہ ہے کہ اُنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قیامت کے آنے کے بارے میں سُوال کیا۔ حکیمُ الْاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں حضرت جبرائیلِ امین (عَلَیْہِ السَّلَام) حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے امتحان یا اِظہارِ عجز (عاجزی کو ظاہر کرنے) کے لیے تو سُوال کر نہیں رہے ہیں، بلکہ یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قِیامت کا عِلْم تو ہے مگر اِس کا اِظہار نہ فرمایا۔ خیال رہے! حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) نے دوسرے موقعوں پر قیامت کا دن بھی بتا دیا، مہینا بھی تاریخ بھی کہ فرمایا: جمعہ کو ہوگی، دسویں تاریخ مُحَرَّم کے مہینے میں ہوگی۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/۲۶) جیسا کہ حدیث میں ہے: قیامت یومِ عاشوراء یعنی مُحَرَّم کے مہینے کی دس (10) تاریخ کو ہوگی۔

(فضائل الاوقات، باب تخصیص یوم عاشوراء بالذکر، ص ۱۱۹، حدیث: ۲۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قیامت کی نشانیاں

پیاری اسلامی بہنو! قیامت تو آئے گی ہی، مگر اُس کے آنے سے پہلے کچھ نشانیاں بھی ہیں جو اِس بات کی نشاندہی کریں گی کہ قیامت آنے والی ہے۔ اِس حدیثِ پاک میں غیب جاننے والے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیامت کی 2 نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔ ایک یہ کہ لونڈی

اپنے مالک کو پیدا کرے گی، دوسری یہ کہ ننگے پاؤں، ننگے جسم والے، مُفلس اور بکریاں چرانے والے بلند وبالا گھروں کی تعمیرات میں ایک دوسرے پر فخر کرتے ہوں گے۔ قِیامت کی اِن 2 نشانیوں کے بارے میں مزید وضاحت بھی بتائی جائے گی۔ اِن علامات کے علاوہ بھی احادیثِ مبارَکہ میں قیامت کی کئی اور نشانیاں بھی بیان ہوئی ہیں۔ "**بہارِ شریعت**" میں احادیثِ مبارَکہ کی روشنی میں قیامت کی کئی نشانیاں لکھی ہوئی ہیں، آیئے! اِن میں سے کچھ کے بارے میں سنتی ہیں:

☆عِلْم اُٹھ جائے گا (یعنی عُلَما اُٹھا لیے جائیں گے)۔ ☆جب کوئی عالِم نہ رہے گا تو لوگ (بامرِ مجبوری) جاہلوں کو مُقْتَدا (رہنما) بنالیں گے۔ ☆پھر اُن سے دینی مسائل پوچھیں گے تو وہ بغیر عِلْم فتوے دیں گے تو خود بھی گمراہ ہو جائیں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کردیں گے۔[1] ☆جہالت کی کثرت ہوگی۔ ☆بدکاری اور عام ہوگی۔ ☆مَرد کم ہوں گے اور عورَتیں زیادہ، یہاں تک کہ ایک مَرد کی سَرپرستی (نگرانی) میں پچاس (50) عورَتیں ہوں گی۔[2] ☆مال کی کثرت ہوگی۔[3] ☆دین پر قائم رہنا اِتنا دُشوار ہوگا جیسے مُٹھی میں اَنگارا لینا۔[4] ☆وَقت میں برکت نہ ہوگی، یہاں تک کہ سال مہینے کی طرح، مہینا ہفتے کی طرح، ہفتہ دن کی طرح اور دن ایسا ہو جائے گا جیسے کسی چیز کو آگ لگی اور جلد بھڑک کر ختم ہوگئی۔[5] ☆زکوٰۃ دینا (لوگوں پر ایسا مشکل ہوگا کہ اُسے) تاوان سمجھیں گے۔[6] ☆عِلْم

---

1 ...بخاری، کتاب العلم، باب کیف یقبض العلم، ۱/۵۴، حدیث: ۱۰۰

2 ...بخاری، کتاب النکاح، باب یقل الرجال ویکثر النساء، ۳/۴۷۲، حدیث: ۵۲۳۱

3 ...مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الترغیب فی الصدقۃ...الخ، ص ۳۹۲، حدیث: ۲۳۳۹ ملتقطا

4 ...ترمذی، کتاب الفتن، باب ۴، ۱۱۵/۷۳، حدیث: ۲۲۶۷

5 ...ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی تقارب الزمن...الخ، ۴/۱۴۸، حدیث: ۲۳۳۹ ملتقطا

6 ...ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء في علامۃ...الخ، ۴/۸۹، حدیث: ۲۲۱۷

دین پڑھیں گے مگر دین کے لیے نہیں۔☆مرد اپنی عورت کا فرمانبردار ہو گا۔☆ماں باپ کی نافرمانی کرے گا۔☆اپنے اَحباب (دوستوں) سے میل جول رکھے گا اور باپ سے جدائی۔☆مسجد میں لوگ چِلاّئیں گے۔☆گانے باجے کی کثرت ہو گی۔☆اَگلوں (پچھلے وقتوں کے لوگوں) پر لوگ لعنت کریں گے، اُن کو بُرا کہیں گے۔[1]☆ذَلیل لوگ جن کو تَن کا کپڑا، پاؤں کی جوتیاں نصیب نہ تھیں، بڑے بڑے محلّات میں فخر کریں گے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ابھی ہم نے قیامت کی نشانیوں کے بارے میں سُنا، قیامت کی کچھ نشانیاں ایسی ہیں جو پوری ہو چکی ہیں جبکہ کچھ نشانیاں ایسی بھی ہیں جو پوری ہونا باقی ہیں۔

(1)چاند کا پھٹ جانا

ایک نشانی جو پوری ہوچکی ہے، اُسے قرآنِ پاک میں بھی واضح طور پر بیان کیا گیا ہے، چنانچہ پارہ 27 سُورۃُ القَمَر کی پہلی آیت میں اِرشاد ہوتا ہے:

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ ① ترجَمۂ کنزُالعرفان: قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا۔ (پ۲۷، القمر:۱)

تفسیر صراط الجنان میں اِس آیتِ کریمہ کے تحت لکھا ہے: قیامت کے نزدیک ہونے کی نشانی ظاہر ہو گئی کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معجزہ سے چاند 2 ٹکڑے ہو کر پھٹ گیا۔ چاند کا 2 ٹکڑے

[1] ...ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاءفی علامۃ...الخ، ۹۰/۴، حدیث: ۲۲۱۸

[2] ...مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان...الخ، ص ۳۳، حدیث: ۹۳ ملتقطا

ہونا جس کا اِس آیت میں بیان ہے، یہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روشن معجزات میں سے ہے۔

(تفسیر خازن، القمر، تحت الآیۃ: ۱، ۲۱۶/۴)

معلوم ہوا! چاند کا پھٹ جانا یہ قیامت کی علامت تھی، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بطورِ معجزہ چاند کو پھاڑ کر اُس کے 2 ٹکڑے فرما دیئے تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) لونڈی اپنے مالک کو جنے گی

ہم نے قِیامت کی ایک نشانی یہ بھی سُنی تھی کہ **لونڈی مالک کو پیدا کرے گی**۔ عُلَمائے کرام نے اِس فرمانِ مصطفےٰ کی مختلف وضاحتیں بیان کی ہیں۔ ہمارے معاشرے کے ماحول کے مطابق جو وضاحت ہے وہ یہ ہے کہ لوگ اپنی حقیقی ماں کے ساتھ لونڈیوں (ملازمہ/خادمہ) جیسا سُلوک کریں گے، ماں کو لونڈیوں کی طرح رکھیں گے، ماں کی نافرمانی و حق تلفی کریں (حق ماریں) گے، ماں کو تکلیف پہنچائیں گے اور حال یہ ہو جائے گا کہ اولاد اپنی ماں کے ساتھ آقا کی طرح برتاؤ کرے گی۔ (مقالاتِ شارحِ بخاری، باب اول ۱/۱۵۶ ملخصًا)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس فرمانِ عالی کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (**لونڈی مالک کو پیدا کرے گی**) یعنی اولاد نافرمان ہو گی، بیٹا ماں سے ایسا سلوک کرے گا جیسے کوئی لونڈی سے (سُلوک کرتا ہے) تو (اب مطلب یہی ہوا کہ) گویا ماں اپنے مالک کو جَنے (پیدا کرے) گی۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/۲۶)

معاشرے کی حالتِ زار

آج اگر ہم اپنے آس پاس نظر دوڑائیں تو یہ حقیقت منہ چڑاتی نظر آئے گی کہ ہمارے معاشرے میں ایک تعداد ہے جو والِدین بالخصوص ماں کے ساتھ بہت بُرا سلوک کرتی ہے۔ آج ایک تعداد ہے کہ ماں پر شیر کی طرح دھاڑتی نظر آتی ہے۔ ماں کے سامنے زبان درازی کرتی نظر آتی ہے۔ بعض نادان تو مَعَاذَ اللہ ماں کو گالیاں دیتے اور مارتے پیٹتے بھی ہیں، جیسا کہ آئے روز اخبارات وغیرہ میں خبریں آتی ہیں، حالانکہ ماں ایک ایسی ہستی ہے جو ہو تو گھر میں بہار آجاتی ہے اور جو نہ ہو تو تمام تر رونقوں کے باوجود گھر ویران لگتا ہے۔ لہٰذا ماں کی خدمت کیجئے!، ماں کو راضی کیجئے!، ماں کو کبھی تکلیف مت پہنچائیے!، ماں کو کبھی دُکھی مَت کیجئے!، ماں سے کبھی جھگڑا مت کیجئے!، ماں سے کبھی اُونچی آواز میں بات مت کیجئے!، ماں کی قدر کیجئے!، اگر ماں یا باپ یا اُن میں سے ایک بھی ناراض ہو جائے تو فوراً راضی کیجئے!۔ **یاد رکھئے!** ماں جیسی بھی ہو، ماں ماں ہوتی ہے۔ ماں کے حقوق سے آزاد ہو جانا ممکن ہی نہیں ہے۔

ماں کو کندھوں پر اُٹھائے گرم پتّھروں پر چھ میل.......

ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں عَرض کی: ایک راستے میں ایسے گرم پتھر تھے کہ اگر گوشت کا ٹکڑا اُن پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا! میں اپنی ماں کو گردن پر سُوار کرکے چھ (6) میل (تقریباً 9.656 کلومیٹر) تک لے گیا ہوں، کیا میں ماں کے حُقوق سے فارغ ہو گیا ہوں؟ سرکارِ نامدار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں درد کے جس قدر جھٹکے اُس نے اُٹھائے ہیں، شاید یہ اُن میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔ (معجم صغیر، ۹۲/۱، حدیث:۲۵۷)

پیاری اسلامی بہنو! اِس روایت سے ہمیں یہ دَرْس مل رہا ہے کہ والِدین بالخصوص ماں کے ساتھ احسان و بھلائی والا سلوک کیا جائے اور ہمیشہ ماں کی فرمانبرداری بھی کی جائے۔ لیکن یاد رہے! گناہ کے کاموں میں والِدَین کی بھی فرمانبرداری نہیں کی جائے گی، مثلاً اگر وہ نماز پڑھنے سے منع کریں، بیٹے کو داڑھی صاف کروانے کا کہیں تو اِن باتوں میں **والِدَین کی فرمانبرداری نہیں** کی جائے گی۔ کیونکہ حدیثِ پاک میں ہے: **لَاطَاعَةَ لِاَحَدٍ فِی مَعْصِیَةِ اللہِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ** یعنی اللہ پاک کی نافرمانی میں کسی کی اِطاعت و فرمانبرداری جائز نہیں، اِطاعت و فرمانبرداری تو صِرْف نیک کاموں میں ہے۔

(بخاری، کتاب اخبار الآحاد، باب ماجاءفی اجازۃ خبر الواحد...الخ، ۴/۴۹۲، حدیث: ۷۲۵۷)

گناہ کے علاوہ ہر کام میں اُن کی اِطاعت و فرمانبرداری کی جائے گی۔ منقول ہے: ایک شخص نے عَرْض کی، یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! والِدَین کا اپنی اَولاد پر کیا حق ہے؟ فرمایا: **هُمَا جَنَّتُكَ وَ نَارُكَ** یعنی وہی تیری جنت اور تیری دوزخ ہیں۔

(ابنِ ماجه، کتاب الادب، باب بر الوالدین، ۴/۱۸۶، رقم: ۳۶۶۲)

پیاری اسلامی بہنو! اگر ہم بھی اپنے ماں باپ کو راضی رکھنا چاہتی ہیں اور یقیناً سبھی چاہتی ہوں گے تو آیئے! ہم ایسی **اچھی صحبت** اِختیار کریں، جہاں ماں باپ کا ادب واِحترام اور اُن کی تعظیم و توقیر کرنا سکھایا جاتا ہو، جہاں ماں باپ کے سامنے اُف کرنے سے بھی بچنے کی ترغیب دی جاتی ہو۔ اِس فتنوں بھرے دور میں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے **اِصلاحِ اُمّت کے جذبے** سے سرشار **نیکی کی دعوت** سے ایسے لاکھوں نوجوان اسلامی بھائیوں اور بہنوں کی زندگیوں میں اِنقلاب آیا کہ

جو اپنے والِدَین کے لیے تکلیف کا سبب بنے ہوئے تھے، وہ خوش نصیب آج ماں باپ کے لیے سکون کا سامان بن گئے ہیں، ایک تعداد ایسی ہوگی جن کی شرارتوں یابُری حرکتوں کی وجہ سے ماں باپ کی **نیندیں** برباد ہوئی ہوں گی مگر دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کی برکت سے اب چین کی نیند نصیب ہوتی ہوگی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) نمازیں قضا کرنا!

پیاری اسلامی بہنو! ہم **قیامت کی علامات** کے بارے میں سُن رہی تھیں۔ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قیامت کی ایک نشانی یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ لوگ **نمازیں قضا کریں گے**۔(التذکرۃ باحوال الموتی وامور الاخرۃ، باب اذا فعلت ھذہ الامۃ...الخ، ص۵۹۷)

آج نمازیں قضا کرنے کے مناظر ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ **افسوس صد افسوس!** آج ہمارے مُعاشرے میں صرف سُستی اور کاہلی کی وجہ سے آئے دن نمازیں قضا کردی جاتی ہیں۔ ایک بہت بڑی تعداد ہے جو نمازیں قضا کردیتی ہے اور اُنہیں اِس کی کوئی پروا بھی نہیں ہوتی۔

بعض تو ایسی بھی ہیں کہ جب اُن کی ایک یا چند نمازیں رہ جائیں تو ہفتوں ہفتوں بلکہ مہینوں مہینوں تک جان بوجھ کر نماز نہیں پڑھتیں اور اگر کوئی نمازوں کی ترغیب دلائے تو کہتی ہیں "اب اِنْ شَآءَ اللّٰہ اگلے جمعہ سے دوبارہ نمازیں پڑھنا شروع کروں گی یا رَمَضان سے باقاعدہ نمازوں کا اہتمام کروں گی۔" یوں گویا کسی قِسم کی شرم و جھجک کے بغیر بڑی بہادری کے ساتھ مَعَاذَ اللّٰہ اِس بات کا اِقرار کیا جاتا ہے کہ نمازیں چھوڑنے کا یہ کبیرہ گناہ میں جمعہ کے دن تک یا رَمَضانُ المبارک تک مسلسل جاری رکھوں گی۔ یقیناً یہ سب کچھ خوفِ خدا اور شوقِ عِبادت نہ ہونے کا وبال ہے ورنہ جس کے دل میں اللہ پاک کا

خوف اور عبادت کا ذوق و شوق ہوتا ہے،وہ ہر حال میں نمازوں کی پابندی کرتی ہے اور اللہ پاک کی نافرمانی سے بچتی ہے۔

یادرکھئے!جان بوجھ کر نماز قضا کرنا گناہِ کبیرہ، حرام اور دوزخ میں لے جانے والا کام ہے۔اللہ پاک پارہ 16 سورۂ مریم کی آیت نمبر 59 میں اِرشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿٥٩﴾ (پ۱۶،مریم:۵۹)

ترجَمۂ کنزالعرفان:تو اُن کے بعد وہ نالائق لوگ اُن کی جگہ آئے جنھوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی تو عنقریب وہ جہنم کی خوفناک وادی غی سے جاملیں گے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

کچھ علاماتِ قیامت اور ہمارا معاشرہ

پیاری اسلامی بہنو! ہم قیامت کی علامات کے بارے میں سُن رہے ہیں، حضرت حُذَیفہ بن یمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے،رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: قُربِ قِیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہیں:(1)لوگ رشتے داروں سے تعلق توڑیں گے۔ (2)گناہوں کی کثرت ہوگی۔(3)قرآنِ کریم کو(سونے چاندی سے) آراستہ کیا جائے گا۔(4)مَرد عورتوں کی اور (5) عورَتیں مَردوں کی مُشابہَت (مطابقت) اختیار کریں گی۔(6) آدمی اپنے والد کی نافرمانی کرے گا اور دوستوں سے بھلائی کرے گا۔(7) گانے والیوں اور (8) آلاتِ موسیقی کا رواج عام ہوجائے گا۔اُس وقت لوگوں کو لال آندھی،زمین میں دَھنس جانے اور شکلیں تبدیل ہونے سے ڈرنا چاہئے۔(حلیۃ الاولیاء،۳/۴۱۰،رقم ۴۴۴۸ ملتقطاً)

غور کیجئے! اِن میں سے کون سا ایسا کام ہے جو آج ہمارے زمانے میں عام نہیں ہے۔ رشتہ داروں سے تعلق توڑ دینا قیامت کی نشانیوں میں سے بتایا گیا ہے۔ آج گھروں اور خاندانوں میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑے ہوتے ہیں اور پھر یہی جھگڑے بڑھ کر رشتہ داروں سے تعلق توڑ دینے کی صورت اختیار کر لیتے اور خاندان کے افراد کئی کئی سالوں تک ایک دوسرے کا منہ بھی نہیں دیکھتے۔

گناہوں کی کثرت کو بھی قیامت کی نشانیوں میں سے بیان کیا گیا ہے۔ آج ہم اپنے معاشرے میں دیکھیں تو ہمیں اندازہ ہو گا کہ وہ کون سا گناہ ہے جو ہمارے معاشرے میں نہیں پایا جارہا۔ تنہائی ہو یا محفل، گھر ہو یا بازار، شہر ہوں یا گاؤں ہر جگہ گناہوں کی بھرمار ہے۔ بلکہ اب تو گناہوں کی ایسی زیادتی ہے کہ خود کو گناہوں سے بچانا مشکل ترین کام ہو گیا ہے۔ **قرآنِ پاک کو آراستہ کیا جانا** بھی قیامت کی نشانیوں میں سے بیان ہوا ہے۔ آج قرآنِ پاک کے غلاف کو، اُس کی بائینڈنگ (یعنی اُوپری جِلد) اور صفحات کو تو بہت سجایا جاتا ہے مگر اپنے کردار کو قرآنی اخلاق سے آراستہ کرنے والے کم ہیں۔ آج قرآنِ پاک جہاں رکھا جائے اُس جگہ کی بھی سجاوٹ کا خیال رکھا جاتا ہے لیکن دل، دماغ، فکر اور سوچ بھی قرآنِ پاک کی تعلیمات سے سج جائے اُس کی طرف دھیان نہیں دیا جاتا۔

مَردوں کا عورَتوں اور عورَتوں کا مَردوں کی مُشابہَت کرنا بھی قیامت کی نشانی ہے۔ غور کیجئے! آج کون سا ایسا شعبہ اور کون سا ایسا کام ہے جس میں عورَتیں مَردوں کی اور مَرد عورَتوں کی نقل نہیں اُتار رہے۔ آج مَردوں میں دیکھیں تو کنگن پہننے، عورَتوں کی طرح لمبے بال رکھنے، عورَتوں کی طرح ناک اور کانوں میں زیورات پہننے، سر پر ہیئر بینڈ (Hair Band) لگانے، ہاتھوں اور پاؤں کو مہندی سے رنگنے سمیت اور کئی کاموں کا رواج بھی بڑھتا دکھائی دیتا ہے، حالانکہ ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ

وَسَلَّم نے اِسے بھی قیامت کی نشانیوں میں سے شمار کیا ہے اور اِس سے منع بھی فرمایا ہے۔

اِسی طرح قِیامت کی ایک نشانی یہ بھی بیان کی گئی کہ **آدمی اپنے والد کی نافرمانی اور دوستوں سے بھلائی کرے گا**، اِس کے نظارے بھی ہر طرف عام ہیں۔ بعض لوگوں کا رَوَیّہ اپنے سگے باپ سے بہت سخت ہوتا ہے مگر اپنے دوستوں کے آگے بچھے چلے جاتے ہیں۔ بعض لوگوں کو اپنے سگے والد سے اچھا سُلوک کرنے کی توفیق نہیں ملتی، مگر اپنے دوستوں کے ساتھ آئے دن پارٹیاں اور دعوتیں چل رہی ہوتی ہیں۔ بعض لوگ اپنے والد کی اتنی نہیں مانتے جتنی اپنے دوستوں کی مانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے نظارے بھی دیکھنے میں آتے ہیں جب والد اپنی اولاد کے دوستوں سے کہہ رہے ہوتے ہیں کہ آپ ہی میرے بیٹے کو سمجھائیں!، آپ ہی میرے بیٹے کو بتائیں!، میری تو وہ سُنتا نہیں ہے۔ وغیرہ

اِسی طرح قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ **گانے والیوں اور آلاتِ موسیقی کی کثرت ہوگی**۔ اِس بارے میں بھی معاشرے کی صورتحال ہمارے سامنے ہے۔ میوزک اور گانے باجے کا سیلاب مسلمانوں کو بہائے لے جارہا ہے۔ پہلے تو سینما گھروں کی شکل میں مخصوص جگہیں ہوتی تھیں جہاں مَعَاذَ اللہ گانے، فلمیں اور میوزک کا سلسلہ ہوتا تھا۔ مگر اب تو ہر جگہ گانے اور میوزک کی بھرمار ہے۔ موبائلز، کمپیوٹرز، ٹی وی، بازاروں، ہوٹلوں، کھلونوں، بچوں کے جوتوں، گھروں، شادی ہالوں، کارخانوں، عوامی مقامات، اسکولز، کالجز، اَلْغَرَض! کون سی ایسی جگہ ہے جہاں گانے اور میوزک کا سلسلہ نہیں ہے۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قیامت کی تیاری کیجئے!

پیاری اسلامی بہنو! آج ہم نے قیامت کی نشانیوں کے بارے میں سنا۔ یقیناً ہمارا ایمان ہے کہ قیامت ایک نہ ایک دن ضرور آئے گی۔ آج ضرورت اِس بات کی ہے کہ ہم اپنے اعمال اور احوال میں ایسی تبدیلی لائیں جو ہمیں قیامت کی ہولناکیوں سے بچا سکے۔

حضرت امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ اِرشاد فرماتے ہیں: جو دنیا میں رہ کر قیامت کے بارے میں زیادہ غور و فکر کرے گا، وہ اُن ہولناکیوں سے زیادہ محفوظ رہے گا۔ بے شک اللہ کریم بندے پر 2 خوف جمع نہیں فرماتا، لہٰذا جو دنیا میں اِن ہولناکیوں کا خوف رکھے گا وہ آخرت میں اِن سے محفوظ رہے گا۔ خوف سے مُراد عورتوں کی طرح رونا دھونا نہیں کہ آنکھیں آنسو بہائیں اور سُنتے وقت دل نرم ہو جائے، پھر تم اُسے بُھول کر اپنے کھیل کُود میں مشغول ہو جاؤ۔ اِس حالت کو خوف سے کوئی تَعلُّق نہیں، بلکہ جو شخص جس چیز کا خوف رکھتا ہے اُس سے بھاگتا ہے اور جس چیز کی اُمید رکھتا ہے اُس کو طَلَب کرتا ہے۔ لہٰذا تمہیں وُہی خوف نَجات دے گا جو اللہ کریم کی نافرمانی سے روکے اور اُس کی عبادت و فرمانبرداری پر اُبھارے۔

(احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت... الخ، ۵/۲۸۶-۲۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

صِلۂ رحمی کے نِکات

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے صِلۂ رحمی کے بارے میں چند نِکات سُننے کی سعادت حاصِل کرتی ہیں۔

پہلے دو (2) فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) ہر حُسنِ سُلوک صَدَقہ ہے غنی کے

ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔[1] (2) جس نے والدین سے حُسنِ سُلوک کیا اُسے مُبارَک ہو کہ اللہ پاک نے اُس کی عُمر بڑھا دی۔[2] ☆صِلَۂ رحم واجِب ہے اور قَطعِ رحم حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔[3] ☆رشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک اِسی کا نام نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدلا بَدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آئی تم اس کے پاس چلی گئیں۔ حقیقتاً صِلَۂ رحمی یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتی ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقوق کی رعایت و لحاظ کرو۔[4] ☆صِلَۂ رحمی کی مُختلِف صورَتیں ہیں، اُن کو ہَدِیّہ و تحفہ دینا اور اگر اُنہیں کسی بات میں تمہاری اِمداد درکار ہو تو اِس کام میں اُن کی مدد کرنا، اُنہیں سلام کرنا، اُن کی ملاقات کو جانا، اُن کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، اُن سے بات چیت کرنا، اُن کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔ ☆محارم رشتے داروں سے ناغہ دے کر ملتی رہے یعنی ایک دن ملنے کو جائے دوسرے دن نہ جائے کہ اِس طرح کرنے سے مَحَبَّت و اُلفت زیادہ ہوتی ہے، بلکہ قَرابَت داروں سے جُمعہ جُمعہ ملتی رہے یا مہینے میں ایک بار۔ ☆حق اور جائز باتوں میں قبیلے اور خاندان والوں کو مُتَّحِد ہونا چاہئے یعنی اگر رشتے دار حق پر ہوں تو دوسروں سے مقابَلہ اور اِظہارِ حق میں سب مُتَّحِد ہو کر کام کریں۔ ☆رشتے دار حاجت پیش کرے تو رَدّ کر دینا گناہ ہے، جب اپنا کوئی رشتے دار کوئی حاجت پیش

---

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب کل معروف صدقۃ، ۳/ ۳۳۱، حدیث: ۴۷۵۴

2 ... مستدرک، کتاب البر والصلۃ، باب من بر والدیہ ... الخ، ۵/ ۲۱۳، حدیث: ۷۳۳۹

3 ... بہار شریعت، ۳/ ۵۵۸، حصہ: ۱۶

4 ... ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/ ۶۷۸

کرے تو اُس کی حاجت روائی کرے، اس کو رَد کر دینا رِشتہ توڑنا ہے۔[1]

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفَحات کی کتاب "**سنّتیں اور آداب**" اور اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے "**101 مَدَنی پھول**" اور "**163 مَدَنی پھول**" قیمتاً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ...کتاب الدرر الحکام، ۱/۳۲۳